فوٹو کی شرعی حیثیت

رفیع اللہ

اس بات کی عام طور پر شہرت ہوگئی ہے کہ اسلام کا دینی مزاج تصویر اور مصوری کے سخت خلاف ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں فوٹو کو محرّمات میں شمار کیا جاتا ہے۔ درحقیقت حرمت کا یہ تصوّر اس لئے قائم ہوگیا ہے کہ فوٹو اور مجسّمہ یا بُت کے درمیان ائمۂ مجتہدین نے جو امتیاز قائم کیا ہے اس کو نظر انداز کردیا گیا ہے۔ احادیث اور فقہ سے جن تصاویر کی حرمت کا پتہ چلتا ہے، وہ مجسم یعنی جسم والی تصاویر ہیں مثلاً مجسّمہ یا بُت وغیرہ۔ دوسری تصاویر جن کا سایہ نہ ہو تو اکثر ائمہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔

وقال بعضُ السّلف اِنّما یُنھی عما کان له ظلٌّ۔ ولا بأس بالصّور التی لیس لها ظلٌّ (۱)	بعض سلف صالحین فرماتے ہیں کہ صرف وہی تصویر ممنوع ہے جس کا سایہ ہو اور جس تصویر کا کوئی سایہ وغیرہ نہ ہو تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔

آگے چل کر معلوم ہوگا کہ تمام فقہی مذاہب نے تصویر کے سلسلے میں اسی اصول کو مدِّنظر رکھا ہے حنفی مسلک بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

---

(۱) محمد بن علی الشوکانی، نیل الاوطار، مطبعہ مصطفیٰ الحلبی، (۱۹۵۲ء) جلد: ۲، ص ۱۰۵

تصویر حنفی فقہ میں

قالوا تصویر غیر الحیوان من شجرۃ ونحوہ جائز۔ امّا تصویر الحیوان فإن کان علیٰ بساطٍ او وسادۃٍ او ثوبٍ مفروشٍ او ورقٍ فانہ جائز۔ لأن الصورۃ فی ھذہ الحالۃ تکون ممتھنۃ۔ وکذٰلک یجوز اذا کانت الصورۃ ناقصۃ عضوًا لا یمکن أن تعیش بدونہ کالرأس ونحوھا (۲)	غیر جاندار اشیا مثلاً درخت[1] وغیرہ کی تصویر جائز ہے۔ اور اگر جاندار اشیا کی تصاویر، چٹائی، تکیہ، دری یا کاغذ وغیرہ پر ہوں تو جائز ہیں۔ کیونکہ ان حالتوں میں تصویر کے احترام کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسی طرح ایسی تصاویر جن میں کا کوئی ایسا عضو نہ ہو جس کے بغیر جاندار زندہ نہ رہ سکتا ہو مثلاً سر وغیرہ تو ایسی تصویر بھی جائز ہے۔

اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ حنفی مسلک میں کاغذ پر تصویر کی اجازت ہے۔ کیونکہ اس میں تصویر کے احترام کی کوئی صورت نہیں۔

تصاویر اور احادیث

صحیح احادیث سے بھی اس مسلک کی گنجائش ملتی ہے۔ بلکہ جس حدیث شریف کو تصویر کی حرمت کے سلسلے میں پیش کیا جاتا ہے، اسی حدیث کو اگر مکمل نقل کیا جائے تو اس سے جواز بھی ثابت ہوتا ہے۔ یہ وہ مشہور حدیث ہے کہ

لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ صورۃ	تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ہم تکمیلِ فائدہ کے لئے یہ حدیث بخاری شریف سے پوری کی پوری نقل کرتے ہیں:

عن بسر بن سعید انّ زید بن خالد الجھنی حدّثہ ومع بسر بن سعید عبید اللہ الخولانی، الذی کان فی حجر میمونۃ	حضرت بسر بن سعید سے مروی ہے کہ زید بن خالد الجہنی نے ان سے یہ حدیث بیان کی، اور بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ الخولانی بھی تھے، جنہوں نے ام المؤمنین

---

[1] قارئین جانتے ہی ہوں گے کہ درخت غیر جاندار نہیں ہیں۔

(۲) عبدالرحمٰن الجزیری، الفقہ علی المذاھب الاربعہ، مطبعہ الحضارۃ الشرقیہ، ۳۰۲، ۱۹۰۹، جلد ۲ ص ۵۲

رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہما زید بن خالد ان ابا طلحۃ حدثہ، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ۔ قال بسر فمرض زید بن خالد فعدناہ فاذا نحن فی بیتہ بستر فیہ تصاویر۔ فقلت لعبید الخولانی: الم یحدثنا فی التصاویر؟ فقال: الا رقم فی ثوب ألا سمعتہ؟ قلت لا، قال: بلی، قد ذکرہ۔ (۳)

حضرت میمونہ رض کی گود میں پرورش پائی تھی، زید بن خالد نے کہا کہ ان سے ابو طلحہ نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصاویر ہوتی ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ بسر فرماتے ہیں کہ زید بن خالد بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کو گئے۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ خود ان کے گھر میں ایک پردہ پر تصاویر ہیں تو میں نے عبید خولانی سے کہا کہ انہوں نے تو ہمیں حرمت تصویر کے متعلق حدیث بیان کی تھی۔ جواب ملا کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ کپڑے کی تصاویر اس سے مستثنیٰ ہیں۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے اس کا ذکر کیا تھا۔

یہ حدیث صراحت کے ساتھ کپڑے پر منقوش تصاویر کو جائز ٹھہراتی ہے۔ اور حنفیہ نے شاید اسی حدیث کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کاغذ کو کپڑے پر قیاس کیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک کاغذ کی تصویر میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس حدیث سے ابتدائی زمانہ کے مسلمانوں کے اس حسنِ ذوق کا پتہ چلتا ہے کہ وہ گھروں کو تصاویر سے سجاتے تھے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عرب تصاویر والے کپڑوں کے بڑے دلدادہ تھے۔ اور کپڑوں کی بعض قسمیں ان تصاویر کی وجہ سے مشہور تھیں۔ مثلاً جس کپڑے پر پرندوں کی تصاویر ہوتیں انہیں "مطیر" کہتے تھے۔ جن پر گھوڑوں کی تصاویر ہوتیں انہیں "مخیل"، اور جن پر اونٹوں اور کجاووں کی تصاویر ہوتیں انہیں "مرحل" کہتے تھے۔ ایک صحیح حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ خود رسول اللہ صلعم بھی ایسے کپڑے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ یہ حدیث جامع الترمذی، صحیح مسلم اور مسند احمد وغیرہ میں بایں الفاظ موجود ہے:

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: خرج

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلعم

(۳) صحیح بخاری، باب اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء الخ، مطبع امیریہ بولاق (۱۳۱۴ھ) جلد ۴، صـ ۱۱۴

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ و علیہ مرطٌ مرحلٌ من شعرٍ اسودٍ (۴)

نکلے تو وہ کالی اون کی ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر تصاویر تھیں۔

(رواہ احمد و مسلم والترمذی وصححہ

علامہ شوکانی رح "مرط" مرحلٌ" کے یہ معنی بتلاتے ہیں۔

ھی بردٌ فیہ تصاویرٌ وتلك التصاویر ھی صور الرحال (۵)

یہ تصاویر والی چادر تھی۔ اور یہ تصاویر اونٹوں کے کجاوؤں کی تھیں۔

اس حدیث سے رسول اللہ صلعم کے ذوق کی نفاست کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ منقش کپڑوں کو بھی پسند فرماتے تھے، جن پر تصاویر ہوتیں۔ حالانکہ اس زمانے میں تصاویر ہاتھ سے بنائی جاتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ سادہ کپڑوں کی نسبت ان تصاویر والے کپڑوں کی قیمت کئی گنا زیادہ ہوتی ہوگی۔

علامہ شوکانی رح اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد تصویر کا شرعی حکم بھی بیان فرماتے ہیں:

و اما اتخاذ ما فیہ صورۃ حیوانٍ فان کان معلقًا علی حائطٍ أو ثوبًا أو عمامۃ أو نحو ذلك مما لا یعد ممتھنا فھو حرام ..... وقال آخرون یجوز منھا ما کان رقما فی ثوبٍ سواء ممتھن أم لا علق فی حائط أم لا۔ قال ھو مذھب القاسم بن محمد و اجمعوا علی منع ما کان لہ ظلٌ (۶)

جاندار کی تصویر اگر دیوار پر لٹکی ہوئی ہو یا کپڑے یا پگڑی وغیرہ پر نقش ہو تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں اس کا احترام ممکن نہیں ہے۔ کچھ ائمہ کے نزدیک کپڑے کی تصویر مطلقًا جائز ہے۔ اس کے لئے اہانت / یا دیوار پر ہونے کی شرط ضروری نہیں۔ یہ قاسم بن محمد کا مذہب ہے۔ تاہم ایسی تصویر کی حرمت پر اجماع ہے جس کا سایہ ہو (یعنی مجسمہ یا بت)

جس تصویر کا سایہ نہ ہو اس کا حکم ہم شروع میں ہی بیان کر آئے ہیں۔ جس کے جواز کی گنجائش تمام فقہی مذاہب میں موجود ہے۔ یعنی جب تصویر کپڑے یا کاغذ پر ہوگی تو اس کا کوئی سایہ نہ ہوگا اس لئے جائز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تصاویر اگر حرام عین ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت سلیمان علیہ السلام

---

(۴)(۵) نیل الاوطار، حوالہ سابقہ، ص۱۰۳ - (۶) نیل الاوطار، حوالہ سابقہ، ص۱۰۵، ص۱۰۶

کبھی ان کے بنوانے کی خواہش نہ فرماتے:

وَیَعۡمَلُوۡنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَ تَمَاثِیۡلَ ط (القرآن: سبا-۴)	جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے محاریب اور تماثیل جو وہ چاہتے تھے، بناتے تھے۔

اس کی تاویل یوں کی جاتی ہے کہ تصاویر حضرت سلیمان ؑ کی شریعت میں جائز تھیں، بعد میں حرام قرار دے دی گئیں۔ تاہم اس کے لئے کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی۔ آخر حضرت سلیمان ؑ بھی تو دین ابراہیمی کے ہی متبع تھے۔

تصویر اور محراب مسجد

اس آیت میں تماثیل کے ساتھ محاریب کا ذکر بھی آیا ہے۔ اور جہاں تماثیل کی حرمت بیان کی جاتی ہے وہیں کچھ سلف صالحین نے محراب کو بھی ناپسندیدہ قرار دیا ہے، کیونکہ زمانۂ قدیم میں جو مورتیاں بنائی جاتی تھیں، وہ انہی محاریب میں رکھی جاتی تھیں۔ علامہ ابن حزم فرماتے ہیں:

وتکرہ المحاریب فی المساجد۔۔ وقال علی اما المحاریب فمحدثۃ۔ وانما کان رسول اللہ صلعم یقف وحدہ ویصف الصف الأول خلفہ (۷)	مساجد میں محرابیں بنانا مکروہ ہے، یہ دور رسالت کے بعد کی چیزیں ہیں۔ رسول اللہ صلعم اکیلے کھڑے ہوتے اور ان کے پیچھے پہلی صف بنتی۔

حضرت علی رضؓ کا بھی یہی خیال تھا۔

عن علی بن ابی طالب انہ کان یکرہ المحراب فی المسجد (۸)	حضرت علی رضؓ مسجد میں محراب ناپسند فرماتے تھے۔
وعن سفیان الثوری عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم النخعی انہ کان یکرہ ان یصلی فی طاق الامام۔ قال سفیان ونحن نکرھہ۔ (۹)	سفیان ثوری منصور بن المعتمر سے اور وہ ابراہیم النخعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ محراب میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسے مکروہ ہی سمجھتے ہیں۔

---

(۷)، (۸)، (۹)۔ ابن حزم، المحلّی، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، (۱۳۴۸ھ)، جلد: ۴، ص ۲۳۹

حضرت کعب رض تو اس سے بھی سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں:

وعن کعب یکون فی آخر الزمان تنقص اعمارھم یزینون مساجدھم ویتخذون لھا مذابح کمذابح النصاری۔ فاذا فعلوا ذلك صب علیھم البلاء وھو قول محمد بن جریر الطبری وغیرہ (۱۰)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ہوگی جس کی عمریں کم ہوں گی۔ وہ مسجدوں کو خوب خوب سجائیں گے اور اس میں نصاریٰ کی طرح قربانگاہیں بنائیں گے۔ جب وہ ایسا کریں گے تو ان پر افتاد پڑے گی اور محمد بن جریر طبری کا بھی یہی مذہب ہے۔

ائمہ کی ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں محراب بنانا تصاویر سے بھی زیادہ ناپسندیدہ کام ہے۔ کیونکہ محراب بنانے پر جو وعید بتائی گئی، وہ تصویر کی بابت کہیں بیان نہیں ہوئی تاہم اس ناپسندیدگی کے باوجود مساجد، محرابوں سے مزین ہیں اور فوٹو کے سلسلے میں تشدد سے کام لیا جا رہا ہے۔

مالکیہ کے نزدیک حرمتِ تصویر کی شرائط

تصویر کے متعلق امام مالک رح کا مذہب اور بھی واضح اور مفصل ہے۔ ان کے نزدیک جاندار کی تصویر کی حرمت کے لئے چار شرائط کا پایا جانا لازمی ہے۔ اگر ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو تصویر جائز ہوگی۔

شرطِ اوّل:

احدھا ان تکون الصورۃ لحیوان سواء کان عاقلا او غیر عاقل (۱۱)

حرمت تصویر کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کسی عاقل یا غیر عاقل جاندار کی ہو۔

شرطِ دوم

ان تکون مجسدۃ (۱۲)

دوسری شرط یہ ہے کہ وہ تصویر جسم رکھتی ہو۔

تاہم بعض مالکیہ کے نزدیک ایسی مجسم تصاویر بھی جائز ہیں جو غیر دیرپا مادہ سے بنائی گئی ہوں

وقال بعضھم اذا صنعت من مادۃ

بعض نے کہا کہ اگر یہ کسی ایسے مادہ سے بنائی گئی

(۱۰) ابن حزم، المحلی، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، (۱۳۴۸ھ) جلد: ۴، صـ ۲۴۰

(۱۱-۱۲) الفقہ علی المذاھب الاربعۃ، حوالہ سابقہ، صـ ۵ (حاشیہ ۱)

لاتبقی فانها تجوز (۱۳)

ہوں جو باقی رہنے والا نہ ہو، تو جائز ہے۔

اور اگر یہ تصاویر جسم نہ رکھتی ہوں تو پھر جائز ہیں۔

امّا اذا لم تکن مجسمۃ کصور الحیوان والانسان التی ترسم علی الورق والثیاب والحیطان والسقف ونحو ذلک ففیہا خلاف بعضھم یقول انھا مباحۃ مطلقا بلا تفصیل وبعضھم یقول انھا مباحۃ اذا کانت علی الثیاب التی تستعمل فرشًا (۱۴)

اگر حیوان یا انسان کی تصاویر جسم والی نہ ہوں۔ جیساکہ کسی کاغذ، کپڑے یا چھت یا دیوار وغیرہ پر ہوں تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض مالکیہ کے نزدیک تو یہ مطلقًا جائز ہے۔ بعض صرف اسی صورت میں ان کے جواز کے قائل ہیں جبکہ وہ فرشی استعمال کے لئے ہوں۔

شرطِ سوم:

مالکیہ کے نزدیک حرمت کی تیسری شرط یہ ہے کہ وہ تصویر تب ہی حرام ہوگی۔ جب کہ وہ مکمل اعضا والی ہو۔

ثالثھا ان تکون کاملۃ الاعضاء الظاھرۃ التی لا یمکن ان یعیش الحیوان او الانسان بدونھا فان ثقبت بطنھا او راسھا او نحو ذلک فانھا لا تحرم (۱۵)

تیسری شرط یہ ہے کہ تصویر کے تمام ایسے ظاہری اعضا مکمل ہوں، جن کے بغیر انسان یا حیوان کا جینا ممکن نہ ہو۔ مثلاً اس کا پیٹ یا سر وغیرہ اڑا دیا جائے تو ایسی تصویر حرام نہ ہوگی۔

شرطِ چہارم

چوتھی شرط یہ ہے کہ اس تصویر کا سایہ ہو۔

رابعھا ان یکون لھا ظلٌ فان کانت مجسمۃ ولکن لا ظلّ لھا، بان بنیت فی الحائط ولم یظھر منھا سوی شیءٍ لا ظلّ لہ فانھا لا تحرم (۱۶)

حرمت کے لئے چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کا سایہ ہو۔ اور اگر تصویر جسم والی ہے لیکن اس کا سایہ نہیں مثلاً دیوار میں اس طرح بنائی گئی ہو کہ اس میں سے اس کا صرف ایسا حصہ نظر آئے جس کا سایہ نہ ہو تو اس صورت میں بھی تصویر حرام نہ ہوگی۔

---

(۱۳)، (۱۴)، (۱۵)، (۱۶)۔ الفقہ علی المذاھب الاربعہ، حوالۂ سابقہ، صـ۵ (حاشیہ ۱)

دوسری شرائط نہ بھی ہوں تو صرف یہی چوتھی شرط ہی فوٹو کے جواز کے لئے کافی ہے یہ صرف مالکیہ ہی کا مسلک نہیں بلکہ اور بھی بہت سے ائمہ مجتہدین یہی رائے رکھتے ہیں اور ان حضرات کا مسلک ہم پہلے نقل کر آئے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیم و تربیت کے لئے جسم والی تصاویر بھی جائز ہیں۔

ویستثنی من ذلك كله لعب البنات الصغار (العرائس) الصغيرة الذي يجوز تصويرها وبيعها ولو كانت مجسدة لان الغرض منها انما هو تدريب البنات وتعليمهن ومن هذا نعلم ان الغرض من التحريم انما هو القضاء على ما يشبه الوثنية فى جميع الاحوال (١٧)

بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے گڑیاں اس سے مستثنیٰ ہیں، چاہے وہ تصاویر مجسم ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ مقصد تو بچیوں کی تربیت کرنا ہے۔ اس اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جاننا چاہئے کہ حرمت کا مقصد بت پرستی کے شائبے کو ختم کرنا ہے۔

حنابلہ:

حنابلہ کا بھی تقریبًا یہی مسلک ہے کہ اگر تصویر مکمل الاعضاء نہ ہو تو جائز ہے۔

فاذا كان مجسدًا ولكن ازيل منه مالا تبقى معه الحياة كالرأس ونحوها فانه مباح (١٨)

اگر تصویر مجسم ہو لیکن اس عضو کے بغیر ہو جس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً سر وغیرہ تو یہ جائز ہے۔

یعنی ان کے نزدیک کم از کم آدھے جسم کا فوٹو تو جائز ہوا۔

شافعیہ:

شافعیہ کا بھی تقریبًا تقریبًا یہی مسلک ہے۔

وان كان مجسدا فانه يحل التفرج عليه اذا كان على هيئة لا يعيش

اگر تصویر مجسّم (جسم والی) ہے تو اس کی نمائش اس صورت میں جائز ہے جب وہ اس حالت میں

(١٧) الفقه على المذاهب الاربعه، حوالۂ سابقہ، صفحہ ۵ (حاشیہ (١)) (١٨) ایضًا صفحہ ۵۲

بها کان کان مقطوع الرأس او الوسط او ببطنه ثقب (۱۹)	ہو کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہ ہو مثلاً اس کا سر کٹا ہوا ہو یا درمیان سے کٹی ہوئی ہو یا اس کا پیٹ کٹا پھٹا ہو۔

تاہم وہ اس سے پردۂ فلم کے عکس کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔

ومن هذا يعلم جواز التفرج على خيال الظل اذا لم يشتمل على محرم اخر لانها صورة ناقصة (۲۰)	اس اصول کے تحت فلم کی نمائش بھی جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور حرام چیز نہ ہو کیونکہ پردہ پر ناقص صورت ہی پڑتی ہے۔

حدیث شریف، مذاہب اربعہ اور دوسرے ائمہ مجتہدین کے اقوال سے، جو ہم نے پیش کئے ہیں، اگر کسی تصویر کی حرمت پر اجماع ہے تو وہ ایسی تصویر ہے جس کا سایہ ہو اور اگر اس کا سایہ نہ ہو تو وہ جائز ہے اور چونکہ فوٹو کا بھی کوئی سایہ وغیرہ نہیں ہے اس لئے وہ بھی اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہے۔

(۱۹ - ۲۰) الفقه على المذاهب الاربعه حوالہ سابقہ، صفحہ ۵ (حاشیہ ۱) صفحہ ۵۲

رسائل قشیریہ

مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کی پیش کش

علم تصوف کے اوّلین مصنف امام قشیری رح کے تین نادر رسائل

(۱) شكاية اهل السنة بما نالهم من المحنه

(۲) رسالة ترتيب السلوك

(۳) رسالة السماع

عربی متن مع ترجمہ و تعلیقات، تصحیح کے مکمل اہتمام کے ساتھ پہلی مرتبہ زیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

ملنے کا پتہ :- پاکستان پبلشنگ ہاؤس، پاکستان چوک، کراچی ۱